سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا تھا، لیکن بہرحال نمازِ جمعہ وعید میں شرکت پختہ اور سچے مسلمان ہونے کی دلیل نہیں ہوسکتی، ٹھیک اسی طرح انتخاب صدارت دستور کے سکولر اور جمہوری ہونے کی دلیل یقیناً ہے، لیکن اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہوسکتا کہ ملک عملاً مکمل طور پر سکولر اور جمہوری ہے اور اب یہاں کسی ایسی چیز کا وجود باقی نہیں ہے جو سکولرزم اور جمہوریت کے منافی ہو، یہ لکھنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ ملک میں ایک طبقہ جو کانگریس کے پرانے کارکنوں پر مشتمل ہے وہ ہے جو موجودہ انتخاب صدارت پر بڑھ بڑھ کے باتیں کررہا ہے اس کے نزدیک اب کوئی فرقہ وارانہ مسئلہ باقی رہا ہے اور نہ کسی شکایت اور شکوہ کی گنجائش رہی ہے گویا اس ایک انتخاب نے بیک نوکِ قلم سب مسائل و معاملات طے کرکے رکھ دئے ہیں، اس کے بالمقابل ایک دوسرا طبقہ ہے جو مخصوص قسم کے مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ اس طبقہ کے نزدیک صدارت کا یہ انتخاب نہ سکولرزم ہے اور نہ جمہوریت، بلکہ صرف کانگریس کی ہوسِ اقتدار پرستی کا ایک مظاہرہ ہے۔ ظاہر ہے نہ پہلا طبقہ حق پر ہے اور نہ یہ دوسرا طبقہ کسی صحیح فکر کا حامل ہے۔ بات دراصل وہی ہے جو ہم نے لکھی ہے۔ یعنی یہ انتخاب سکولرزم کا ایک نشان اور اس کی علامت اور ملک کے حق میں ایک فالِ نیک ضرور ہے لیکن یہی سب کچھ نہیں

دام ہر موج میں ہے حلقۂ صد کام نہنگ ؛ دیکھیں کیا گذرے ہے قطرہ پہ گہر ہونے تک

۱۹۵۶ء میں نہر سوئز کے قومیانے پر مشرقِ وسطیٰ میں جو نہایت شدید قسم کا کرائسس پیدا ہوا تھا اور جس میں فرانس، برطانیہ اور اسرائیل تینوں نے بیک وقت مصر پر حملہ کردیا تھا۔ اسی قسم کا ایک اور کرائسس آج خلیج عقبہ کے معاملہ پر پیدا ہوگیا ہے لیکن جس طرح تینوں حملہ آور طاقتوں کو پہلے نہایت ذلیل و رسوا ہوکر پسپا ہونا پڑا تھا اسی طرح یقین ہے اس مرتبہ بھی فتح جمہوریہ عربیہ متحدہ کی ہوگی کیوں کہ عربوں کی جو پوزیشن ۱۹۵۶ء میں تھی آج اس سے کہیں زیادہ مستحکم اور مضبوط تر ہے، پھر بڑی بات یہ ہے کہ اس موقع پر عرب حکومتوں نے اپنے سب باہمی اور اندرونی اختلافات کو بالائے طاق رکھ دیا اور متحد ہوگئی ہیں۔ بڑی طاقتوں میں سے روس نے مصر کی غیر مشروط حمایت و امداد کا اعلان کردیا ہے اس کے علاوہ پورے افروایشین بلاک کی تائید کسی نہ کسی درجہ میں اسے حاصل ہے، امریکہ جو اسرائیل کا سب سے بڑا حامی اور پشت پناہ ہے اس کا پاؤں ویٹنام میں پھنسا ہوا ہے اس لئے وہ کھلم کھلا مدِمقابل بننا پسند نہیں کرے گا۔ برطانیہ اور فرانس کے جو اقتصادی مفادات عرب ممالک سے متعلق ہیں محض ایک اسرائیل کی حمایت کے باعث یہ دونوں